

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

ٹریوینی کیمیکلز لمیٹڈ

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگر

15 دسمبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

مرکزی محصول کا قانون، 1944 دفعہ 11 بی (جیسا کہ مرکزی محصول وکسٹمز قوانین (ترمیمی) ایکٹ، 1991 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے) ایکسائز ڈیوٹی کی واپسی۔ دعویٰ کی جانب سے اصل اور اپیلیٹ حکام کے سامنے غیر منصفانہ افزودگی کی درخواست۔ عدالتی طرف سے واپسی کے حکم کے بعد، انتظامی فریق سے واپسی رقم کا مطالبہ۔ اس بنیاد پر واپسی رقم سے انکار کہ دعویٰ کو یہ ثابت کرنا تھا کہ ڈیوٹی کا بوجھ اس پر منتقل کیا گیا تھا۔ صارفین ترمیمی ایکٹ پر بھروسہ کرتے ہیں: دعویٰ واپسی رقم کا حقدار تھا۔ ترمیمی ایکٹ کے ذریعے شامل کی گئی دفعہ 11 بی کی دفعات انتظامی پہلو سے نمٹ جانے والی درخواستوں پر لاگو نہیں ہوں گی۔ انتظامی حکام عدالتی نظم و ضبط کے نظریے کے پیش نظر رقم واپس کرنے کے پابند تھے۔ یہ شق ان معاملوں پر لاگو نہیں ہوتی جہاں ترمیمی شق کے نفاذ سے پہلے کارروائی ختم ہو گئی تھی۔ عدالتی نظم و ضبط کا نظریہ۔ غیر منصفانہ افزودگی کا نظریہ۔ قانون کا سابقہ آپریشن۔

درخواست گزار، ایک مینوفیکچرر نے احتجاج کے تحت ایکسائز ڈیوٹی جمع کرائی تھی، جب تیار شدہ اشیاء کو مستثنیٰ مد کے تحت درجہ بندی کیا گیا تھا، تو اپیل کنندہ ڈیوٹی کی واپسی کا حقدار بن گیا اور اس نے اس کے لئے درخواست دی۔ اسے رقم واپس کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ اس کے خلاف اپیل کی منظوری دی گئی۔

درخواست گزار نے اس کے بعد کئی درخواستیں دائر کیں۔ اس کے باوجود رقم کی واپسی نہیں کی گئی۔ غیر منصفانہ افزودگی کی درخواست اصل کے ساتھ ساتھ اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے بھی لی گئی۔ اس طرح کی درخواست کو نمائندگی میں نہیں لیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جسے ہائی کورٹ نے یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ اپیل کنندہ یہ ثابت کرنے کا پابند ہے کہ ڈیوٹی کا واقعہ اس کے گاہکوں کو منتقل نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا موجودہ اپیل

اس عدالت کے سامنے غور کرنے والا سوال یہ تھا کہ کیا اس معاملے کے حقائق میں سینٹرل ایکسائر اینڈ کسٹمر لاء (ترمیمی) ایکٹ، 1991 کی دفعہ 3 کے ذریعہ ترمیم شدہ دفعہ 11 بی لاگو ہوتی ہے۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت:

فیصلہ: 1. جواب دہندگان اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے تمام اعتراضات اٹھا سکتے ہیں۔ درحقیقت، اصل اتھارٹی کے سامنے، غیر منصفانہ افزودگی کی درخواست کی گئی تھی۔ تاہم ایسا لگتا ہے کہ اس طرح کی درخواست اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے نہیں اٹھائی گئی ہے۔ اگر اس طرح کی کوئی عرضی نہیں اٹھائی گئی، صرف اس لیے کہ درخواست گزار نے بعد میں واپسی رقم کے لیے انتظامی طور پر نمٹانے کے لیے درخواست دائر کی تھی، تو اس میں مرکزی محصول کا قانون، 1944 کی دفعہ 11 بی کی دفعات شامل نہیں ہوں گی، جیسا کہ مرکزی محصول و کسٹمر لاء (ترمیمی) ایکٹ، 1991 میں شامل کیا گیا ہے۔ (1202-ایف-ایچ)

2۔ اس کے بعد اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی درخواست کو انتظامی پہلو سے معاملے کو آگے بڑھانے کے لئے دائر کرنے کی ضرورت تھی۔ درخواست گزار ہمیشہ سے یہ دلیل دے رہے تھے کہ اس طرح کے حکم کے باوجود مذکورہ رقم واپس نہیں کی گئی ہے۔ لہذا کلکٹر کے حکم کی تعمیل کرنا متعلقہ حکام کی ذمہ داری تھی۔ حکام عدالتی نظم و ضبط کے نظریے کے پیش نظر ایسا کرنے کے پابند تھے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ درخواست میں کہا گیا ہے کہ درخواست گزار کو یہ ثابت کرنا ہے کہ ڈیوٹی کا بوجھ گاہکوں پر نہیں ڈالا گیا تھا، اسے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ (1202-جی-ایچ؛ 1203-اے-بی)

3۔ دفعہ 11 بی کو سابقہ اثر کے ساتھ داخل کیا گیا تھا۔ تاہم، مذکورہ شق کو دی گئی سابقہ اثرات اور رد عمل صرف ان معاملوں تک محدود تھا جہاں واپسی رقم کے لئے درخواستیں زیر التوا تھیں۔ مذکورہ شق کا اطلاق ایسے کیس پر نہیں ہوتا جہاں مذکورہ ترمیمی شق کے نافذ ہونے سے پہلے کارروائی ختم ہو چکی ہو۔ (1203-بی-سی)

مفت لال انڈسٹریز لمیٹڈ اور دیگر یونین آف انڈیا اور دیگر (1997) 5 ایس سی سی 536۔ کمشنر آف سینٹرل ایکسائز، ممبئی-2 بنام الائیڈ فوڈو گرافکس انڈیا لمیٹڈ، (2004) 4 ایس سی سی 34، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5836 آف 2006۔

ایس سی اے نمبر 7949 / 1991 میں احمد آباد میں گجرات عدالت عالیہ کے 29.9.2004 کے حتمی فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بے ساولا اور رینا بگا۔

جواب دہندگان کی طرف سے موہن پرسارن، اے ایس جی، بی کرشنا پر ساد۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس ایس بی سنہانے اجازت دے دی۔

درخواست گزار مرکزی محصول و نمک کا قانون، 1944 کے سابق شیڈول کے ٹیرف مد نمبر 68 کے تحت آنے والے اچپکنے والے کے مینوفیکچرر ہیں۔ اس کی درجہ بندی اس طرح کی گئی تھی۔ اس نے احتجاج کے تحت ایکسائز ڈیوٹی جمع کرائی۔ ایک تنازعہ پیدا ہوا کیونکہ اسے 11.11.1985 کے ایک حکم کے ذریعہ ٹیرف انٹری نمبر 68 کے تحت درجہ بندی قرار دیا گیا تھا۔ بلاشبہ مذکورہ حکم کو حتمی شکل دے دی گئی۔ غور

کے لئے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ اس کے ذریعہ ادا کردہ ایکسائز ڈیوٹی کی اضافی رقم کی واپسی کا حقدار تھا۔ اس کے لئے ایک درخواست 19.03.1985 کو دائر کی گئی تھی۔ مذکورہ درخواست مسترد کر دی گئی۔ اس کے خلاف کلکٹر آف سینٹرل ایکسائز (اپیلیس) کے سامنے اپیل کو ترجیح دی گئی۔ 07.09.1989 کے ایک حکم کے ذریعہ مذکورہ اپیل کو یہ کہتے ہوئے منظور کیا گیا تھا کہ

”... اس حکم کی وجہ سے پیدا ہونے والے واپسی رقم کو اس درخواست پر مسترد نہیں کیا جاسکتا ہے کہ محکمہ نے نیوکیسم سنٹیٹیک انڈسٹریز کے معاملے میں سی ای جی اے ٹی کے حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دی ہے جس کی بنیاد پر مذکورہ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کے کیس اور نیوکیسم انڈسٹریز کے حقائق اور حالات اور الگ الگ۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اسٹنٹ کلکٹر نے مذکورہ سی ای جی اے ٹی فیصلے کے تناسب پر اپنا نتیجہ مبنی نہیں کیا ہے۔ مذکورہ مصنوعات کی درجہ بندی کے بارے میں کسی نتیجے پر پہنچنے کے بعد اسٹنٹ کلکٹر کے ذریعہ مذکورہ سی ای جی اے ٹی آرڈر کا ایک غیر معمولی حوالہ دیا گیا ہے۔ اس معاملے کے پیش نظر سی ای جی اے ٹی کے حکم کے خلاف محکمہ کی طرف سے دائر اپیل کا اپیل گزاروں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، بھلے ہی اس کا فیصلہ محکمہ کے حق میں ہی کیوں نہ ہو۔

اس کے بعد درخواست گزار نے مذکورہ رقم کی واپسی کے لئے 21.09.1989 اور 11.07.1991 کو متعدد درخواستیں دائر کیں۔ چونکہ مذکورہ درخواستوں کے باوجود مذکورہ رقم واپس نہیں کی گئی تھی، لہذا اسے 06.08.1991 کو سماعت کا نوٹس دیا گیا تھا۔

اس نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ مذکورہ فیصلے کی وجہ سے اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن خارج کر دی گئی، جس میں کہا گیا تھا:

بچ نے کہا، 'مذکورہ بالا باتوں کے پیش نظر مدعا علیہان کے وکیل جناب ملاکان نے یہ کہنا بالکل درست تھا کہ مدعا علیہان کو اس طرح کی عرضی پر کوئی جواب داخل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے درست کہا ہے کہ پہلی بار ان کی واپسی کے دعوے کے لئے درخواست کے ذریعہ اس عدالت سے رجوع

کرنے میں تقریباً 2 سال کی تاخیر ہوئی تھی اور 26.8.1991 کو کوئی بھی موجود نہیں تھا، لہذا مدعا علیہ نمبر 2 نے درخواست گزار کی واپسی کی درخواست پر کوئی حکم جاری نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدعا علیہ نمبر 2 کی جانب سے جاری کردہ کسی تحریری حکم کی عدم موجودگی میں عدالت کو اس درخواست پر غور نہیں کرنا چاہیے۔ اس پیش کش میں بہت زیادہ حقیقت ہے۔ اگر مدعا علیہ نمبر 2 نے 26.8.1991 کو درخواست گزار کے نمائندے کو زبانی طور پر بتا دیا تھا کہ درخواست گزار غیر منصفانہ افزودگی کی بنیاد پر کسی واپسی رقم کا حقدار نہیں ہے تو درخواست گزار مدعا علیہ نمبر 2 سے تحریری طور پر ایسا حکم جاری کرنے کی درخواست کر سکتا تھا۔ لیکن کچھ نہیں کیا گیا اور ایسا لگتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 2 کو واپسی رقم کے لئے یاد دہانی بھیجنے کے بعد 2 سال کی تاخیر کی وجہ سے درخواست گزار نے اکتوبر 1991 میں اس پٹیشن کے ذریعے اس عدالت سے رجوع کیا۔ 6.8.1991 مدعا علیہ نمبر 2 کی طرف سے جاری کیا گیا۔ مندرجہ بالا بحث کے پیش نظر، یہ درخواست ناکام ہو جاتی ہے اور خارج کر دی جاتی ہے۔ قاعدہ جاری کر دیا گیا ہے۔ تاہم، اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

مرکزی محصول کا قانون، 1944 کی دفعہ 11 بی (مختصر طور پر، 'ایکٹ') جیسا کہ تھا متعلقہ وقت پر لاگو ہوتا ہے، ذیل میں پڑھیں:

دفعہ 11 بی: ڈیوٹی کی واپسی کا دعویٰ: (1) ایکسائز کی کسی بھی ڈیوٹی کا دعویٰ کرنے والا کوئی بھی شخص متعلقہ تاریخ سے چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے سینٹرل ایکسائز کے اسٹنٹ کلکٹر کو ایسی ڈیوٹی کی واپسی کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔

بشرطیکہ چھ ماہ کی حد کا اطلاق وہاں نہیں ہوگا جہاں احتجاج کے تحت کوئی ڈیوٹی ادا کی گئی ہو۔

(2) اگر اس طرح کی کوئی درخواست موصول ہونے پر سینٹرل ایکسائز کے اسٹنٹ کلکٹر اس بات سے مطمئن ہوں کہ درخواست دہندہ کی جانب سے ادا کی گئی ایکسائز ڈیوٹی کا پورا یا کوئی حصہ اسے واپس کر دیا جائے تو وہ اس کے مطابق حکم دے سکتا ہے۔

(3) اگر اس ایکٹ کے تحت اپیل یا نظر ثانی میں پاس کیے گئے کسی حکم کے نتیجے میں ایکسائز کی کسی ڈیوٹی کی واپسی کسی بھی شخص کو واجب الادا ہو جائے تو اسلٹنٹ کلکٹر آف سینٹرل ایکسائز ایسے شخص کو رقم واپس کر سکتا ہے۔

اس میں سینٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز لاز (ترمیمی) ایکٹ، 1991 کی دفعہ 3 کی وجہ سے 1991.09.20 کو یا اس کے آس پاس ایک ترمیم کی گئی تھی، جو درج ذیل ہے۔

ایس آئی این ای-آئی اے،

دفعہ 11 بی: ڈیوٹی کی واپسی کا دعویٰ۔ (1) کوئی بھی شخص ایکسائز کی کسی بھی ڈیوٹی کی واپسی کا دعویٰ کرتا ہے وہ متعلقہ تاریخ سے چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اسلٹنٹ کمشنر آف سینٹرل ایکسائز کو اس طرح کی ڈیوٹی کی واپسی کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور درخواست کے ساتھ ایسی دستاویزی یا دیگر ثبوت بھی شامل ہوں گے جن میں دفعہ 12 اے میں مذکور دستاویزات بھی شامل ہوں گی۔ درخواست دہندہ یہ ثابت کرنے کے لئے پیش کر سکتا ہے کہ ایکسائز کی ڈیوٹی کی رقم جس کے سلسلے میں اس طرح کی واپسی کا دعویٰ کیا جاتا ہے، اس سے وصول کیا گیا تھا، یا اس کی طرف سے ادا کیا گیا تھا اور اس طرح کی ڈیوٹی کی رقم اس نے کسی دوسرے شخص کو منتقل نہیں کی تھی۔

بشرطیکہ جہاں مرکزی محصول و کسٹمز قوانین (ترمیمی) ایکٹ، 1991 کے آغاز سے پہلے واپسی رقم کے لئے درخواست دی گئی ہو، تو ایسی درخواست اس ذیلی دفعہ کے تحت دی گئی سمجھی جائے گی جیسا کہ مذکورہ ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے اور اس سے ایکٹ کے ذریعہ تبدیل کی گئی ذیلی دفعہ (2) کی دفعات کے مطابق نمٹا جائے گا۔

بشرطیکہ چھ ماہ کی حد کا اطلاق وہاں نہیں ہوگا جہاں احتجاج کے تحت کوئی ڈیوٹی ادا کی گئی ہو۔

(2) اگر ایسی کسی درخواست کی وصولی پر اسٹنٹ کمشنر آف سینٹرل ایکسائز اس بات سے مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کی جانب سے ادا کی گئی ایکسائز ڈیوٹی کا پورا یا کوئی حصہ قابل واپسی ہے تو وہ اس کے مطابق حکم دے سکتا ہے اور اس طرح طے شدہ رقم فنڈ میں جمع کی جائے گی۔

بشرطیکہ اس ذیلی دفعہ کی مندرجہ بالا دفعات کے تحت اسٹنٹ کمشنر آف سینٹرل ایکسائز کے ذریعہ طے کردہ ایکسائز ڈیوٹی کی رقم ایف فنڈ میں جمع ہونے کے بجائے درخواست دہندہ کو ادا کی جائے گی، بشرطیکہ اس رقم کا تعلق اس سے ہو:

(ا) ہندوستان سے باہر برآمد کی جانے والی اشیاء یا ہندوستان سے باہر برآمد کی جانے والی اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والے برآمد شدہ مواد پر ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ؛

(ب) درخواست دہندہ کے اکاؤنٹ میں جمع نہ ہونے والی ایڈوانس ڈپازٹس کو کمشنر آف سینٹرل ایکسائز کے پاس رکھا جاتا ہے۔

(ت) اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد یا جاری کردہ کسی بھی نوٹیفکیشن کے مطابق ان پٹ کے طور پر استعمال ہونے والی اشیاء پر ادا کی جانے والی ڈیوٹی کے کریڈٹ کی واپسی؛

(ث) مینوفیکچر کی طرف سے ادا کی جانے والی ایکسائز ڈیوٹی، اگر اس نے اس طرح کی ڈیوٹی کے واقعات کو کسی دوسرے شخص کو منتقل نہیں کیا تھا؛

(ج) اگر خریدار نے اس طرح کی ڈیوٹی کسی دوسرے شخص کو نہ دی ہو تو اس کی طرف سے ایکسائز ڈیوٹی برداشت کی جاتی ہے۔

(ح) درخواست دہندگان کے کسی دوسرے طبقے کے ذریعہ برداشت کی جانے والی ایکسائز ڈیوٹی جیسا کہ مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعہ وضاحت کر سکتی ہے؛

بشرطیکہ پہلی شق کی شق (ایف) کے تحت کوئی نوٹیفکیشن اس وقت تک جاری نہیں کیا جائے گا جب تک مرکزی حکومت کی رائے میں متعلقہ افراد کی جانب سے کسی دوسرے شخص کو ڈیوٹی کی ادائیگی نہ کی گئی ہو۔

(3) اپیلیٹ ٹریبونل یا کسی عدالت یا اس ایکٹ کی کسی دوسری شق یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا فی الحال نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے کسی بھی فیصلے، فرمان، حکم یا ہدایت کے برعکس کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، ذیلی دفعہ (2) میں فراہم کردہ رقم کی واپسی نہیں کی جائے گی۔

پہلے جو مختصر سوال زیر غور آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اس معاملے کے عجیب و غریب حقائق اور حالات میں دفعہ 11 بی، جیسا کہ سینٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز لاز (ترمیمی) ایکٹ، 1991 کے دفعہ 3 میں ترمیم کی گئی ہے، لاگو ہوگی۔

ہم نے یہاں پہلے بھی نوٹ کیا ہے کہ رقم کی واپسی کی درخواست کو تشخیصی اتھارٹی نے مسترد کر دیا تھا۔ تاہم اپیلیٹ اتھارٹی نے اس کی منظوری دے دی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس کے بعد مزید کوئی اپیل نہیں کی گئی۔ لہذا مذکورہ حکم کو حتمی شکل مل گئی۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ واپسی کی درخواست مقررہ فارم میں تھی یا نہیں۔ جواب دہندگان اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے تمام اعتراضات اٹھا سکتے ہیں۔ درحقیقت، اصل اتھارٹی کے سامنے، غیر منصفانہ افزودگی کی درخواست کی گئی تھی۔ تاہم ایسا لگتا ہے کہ اس طرح کی درخواست اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے نہیں اٹھائی گئی ہے۔ اگر اس طرح کی کوئی عرضی نہیں اٹھائی گئی، صرف اس لیے کہ درخواست گزار نے بعد میں واپسی رقم کے لیے انتظامی طور پر نمٹانے کے لیے درخواست دائر کی تھی، تو ہمارے خیال میں یہ دفعہ 11 بی کی دفعات کے دائرے میں نہیں آئے گی جیسا کہ 1991 کے ترمیمی ایکٹ میں شامل کیا گیا ہے۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی درخواست کو انتظامی پہلو سے معاملے کو آگے بڑھانے کے لئے دائر کرنے کی ضرورت تھی۔ درخواست گزار ہمیشہ سے یہ دلیل دے رہے تھے کہ اس طرح کے حکم کے باوجود مذکورہ رقم واپس نہیں کی گئی ہے۔ لہذا کلکٹر کے حکم کی تعمیل کرنا متعلقہ حکام کی ذمہ داری تھی۔ حکام عدالتی نظم و ضبط کے نظریے کے پیش نظر ایسا کرنے کے پابند تھے۔ ایسا نہیں کیا گیا ہے، ہماری رائے میں،

درخواست کو اب اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ درخواست گزار کو یہ ثابت کرنا ہے کہ ڈیوٹی کا بوجھ گاہکوں پر نہیں ڈالا گیا تھا، اسے قبول نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ-11 بی کو سابقہ اثر کے ساتھ داخل کیا گیا تھا۔ تاہم، مذکورہ شق کو دی گئی سابقہ اثرات اور رد عمل صرف ان معاملوں تک محدود تھا جہاں واپسی رقم کے لئے درخواستیں زیر التوا تھیں۔ مذکورہ شق کا اطلاق ایسے کیس پر نہیں ہوتا جہاں مذکورہ ترمیمی شق کے نافذ ہونے سے پہلے کارروائی ختم ہو چکی ہو۔

فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کی جانب سے مفت لال انڈسٹریز لمیٹڈ اور دیگر کے خلاف فیصلے پر ریفرنس کو مقرر کیا گیا۔ یونین آف انڈیا اینڈ دیگر (1997) 5 ایس سی سی 536، ہماری رائے میں، غلط ہے۔ اس میں عدالت نے واضح طور پر کہا کہ سال 1991 میں ترمیم شدہ دفعہ 11 بی کی شق کا اطلاق ایسے معاملے پر نہیں ہوگا جہاں واپسی رقم کی کارروائی ختم ہو گئی ہو۔ بی پی جیون ریڈی، بے اکثریت کی طرف سے بولتے ہوئے کہتے ہیں:

دفعہ 11- بی تمام زیر التوا کارروائیوں پر لاگو ہوتا ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ کارروائی کے التوا میں یا عدالت / ٹریبونل / اتھارٹی کے احکامات کے تحت یا کسی اور طرح سے درخواست گزار / مدعی کو ڈیوٹی واپس کر دی جاسکتی ہے۔ یہ مانا جانا چاہئے کہ یونین آف انڈیا بمقابلہ جین اسپنرز اور یونین آف انڈیا بمقابلہ یونین آف انڈیا۔ آئی ٹی سی [1993] 4 ایس سی سی 326 کا صحیح فیصلہ کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے، یہ واضح ہے کہ 1991 (ترمیمی) ایکٹ (19 ستمبر، 1991) کے آغاز سے پہلے جہاں واپسی رقم کی کارروائی آخر کار ختم ہو گئی ہے اس معنی میں کہ اپیل کی مدت بھی ختم ہو چکی ہے، انہیں دفعہ 1 ایل بی (3) (جیسا کہ 1991 (ترمیمی) ایکٹ کے ذریعہ ترمیم کیا گیا ہے) کے ذریعہ دوبارہ نہیں کھولا جاسکتا ہے اور / یا چلایا نہیں جاسکتا ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپیلیٹ اتھارٹیز کے اختیارات 0* ہیں مناسب معاملوں میں تاخیر ہمارے ذریعے کی گئی اس وضاحت سے کسی بھی طرح متاثر ہوتی ہے۔

جسٹس کے ایس پر پیو من نے اپنے الگ فیصلے میں کہا:

”... دفعہ 11 بی (2) اور (3) کا اطلاق عدالت کی جانب سے پہلے سے جاری کردہ واپسی رقم یا قانونی حکام کی جانب سے آرڈر کردہ واپسی رقم پر نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایکٹ کی دفعہ 11 بی شق (1) (2) اور (3) کے سادہ مطالعے کے بعد آتا ہے۔ ان دفعات میں ترمیمی ایکٹ کے نافذ ہونے کی تاریخ کو درخواست کے زیر التوا ہونے یا ترمیمی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد واپسی رقم حاصل کرنے کے لئے قانون کے تحت زیر غور درخواست دائر کرنے پر غور کیا گیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر مذکورہ دفعات کا اطلاق عدالتوں کے فیصلوں یا حتمی احکامات کے ذریعہ ختم ہونے والے معاملات پر بھی ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عدالت کا فیصلہ پابند نہیں ہوگا اور اس کے نتیجے میں عدالتی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کیے گئے فیصلے کو پلٹ دیا جائے گا یا منسوخ کر دیا جائے گا۔ مقننہ کے پاس ایسا اختیار نہیں ہے۔ عدالت کے فیصلے کو ہمیشہ فریقین کو پابند کرنا چاہئے جب تک کہ جس شرط پر یہ منظور کیا گیا ہے وہ اس قدر بنیادی طور پر تبدیل نہ ہو کہ تبدیل شدہ حالات میں فیصلہ نہیں دیا جاسکتا تھا۔ یہاں ایسا نہیں ہے۔ جناب پرتھوی کاٹن ملز لمیٹڈ و دیگر بنام بروچ بورو میونسپلٹی اور دیگر اور مدن موہن پاٹھک بنام یونین آف انڈیا اور دیگر وغیرہ۔

جسٹس ایس سی سین، جنہوں نے اقلیتوں کی رائے پیش کی، نے کہا:

اب میں نئی شامل دفعات کی دیگر دفعات کا جائزہ لوں گا۔ دفعہ 11 بی کی ذیلی شق (1) کے تحت رقم کی واپسی کے لیے درخواست دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذیلی دفعہ (2) کے تحت اسٹنٹ کمشنر کو واپسی رقم کا حکم جاری کرنا ہوتا ہے بشرطیکہ اس میں طے شدہ شرائط پوری ہوں۔ ذیلی دفعہ (3) میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ (2) میں فراہم کردہ رقم کے علاوہ کوئی رقم واپس نہیں کی جائے گی۔ ایک غیر ضدی شق ہے کہ یہ کسی بھی فیصلے، فرمان، حکم وغیرہ میں موجود کسی بھی چیز کے برعکس کام کرے گا۔ یہ واضح ہے کہ نئی دفعات ان معاملات میں لاگو ہوں گی جہاں نئی دفعات کے نافذ ہونے سے پہلے اور بعد میں بھی واپسی رقم کے لئے درخواستیں دی گئی تھیں۔ ذیلی دفعہ (3) کا کوئی سابقہ اثر نہیں ہے۔ جب کسی کیس کی سماعت اور نمٹا دیا گیا ہو اور رقم کی واپسی کے لئے کوئی درخواست دینے کی ضرورت نہ ہو تو ذیلی دفعہ (3) کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی فیصلہ، حکم یا حکم ہے جس پر عمل کرنا ہے، تو مقننہ اس فیصلے، فرمان یا حکم کی طاقت اور اثر کو ختم نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ اس قانون میں ترمیم کی جائے جس کی بنیاد پر فیصلہ سنایا گیا تھا۔

ہم اس حقیقت سے غافل نہیں ہیں کہ اس عدالت نے اس میں انڈین کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کی دفعہ 72 کے اطلاق سے بھی نمٹا تھا، لیکن پھر اس طرح کی دلیل کو خاص طور پر اٹھانے کی ضرورت تھی۔ اگر اس میں اضافہ نہیں کیا گیا ہوتا، تو بعد میں ریونیو کو مذکورہ درخواست اٹھانے کی منظوری نہیں دی جاسکتی تھی۔

سنٹرل ایکسائز کمشنر، ممبئی-2 پر بہت زیادہ انحصار کیا گیا ہے۔ الائیڈ فوڈو گرافکس انڈیا لمیٹڈ (2004) 4 ایس سی سی 34 اس میں جو سوال زیر غور آیا وہ یہ تھا کہ کیا ٹیکس دہندگان کی جانب سے دی گئی رعایت کے باوجود کہ اس نے یہ بوجھ اپنے واحد ڈسٹری بیوٹر کو دے دیا ہے، ایکٹ کی دفعہ 11 بی کی شق کو راغب کیا گیا یا نہیں۔ ڈسٹری بیوٹر نے ایکٹ کی دفعہ 11 بی کے تحت واپسی کے لئے 1997.02.11 کو درخواست دائر کی۔ مذکورہ بالا حقائق کی صورتحال میں، اس عدالت نے کہا کہ یہ ثابت کرنے کا بوجھ درخواست گزار پر نہیں ڈالا گیا تھا کہ واپسی کا مطالبہ کرنے والے درخواست گزار پر ذمہ داری عائد نہیں کی گئی تھی۔ مذکورہ فیصلے کو فوری معاملے میں کوئی درخواست نہیں کہا جاسکتا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست نہیں تھا کہ اپیل کنندہ یہ ثابت کرنے کا پابند تھا کہ ڈیوٹی کا واقعہ اس کے گاہکوں کو منتقل نہیں کیا گیا تھا۔ متنازعہ فیصلے کو ایک طرف رکھ دیا گیا ہے۔ اپیل کی منظوری اخراجات کے ساتھ دی جاتی ہے۔ وکیل کی فیس کا تخمینہ 10,000 روپے لگایا گیا ہے۔

کے کے ٹی۔

اپیل کی منظوری ہے۔